

## قم کی عوام کے تاریخی قیام کی سالگرہ پر خطاب - 9 /Jan/ 2026

ربہر معظم انقلابِ اسلامی نے آج صبح، ۱۹ دی ۱۳۵۶ (7 جنوری 1978) کو قم کی عوام کے تاریخی اور کامیاب قیام کی سالگرہ کے موقع پر، اس شہر کے بزاروں مؤمن اور پُرچوش عوام سے ملاقات میں، فاسد پہلوی حکومت اور اس کے اصل پشت پناہ یعنی امریکہ کی غلط تھمینوں کو ملت ایران کے مقابلے میں ان کی شکست کی بنیاد قرار دیا اور زور دے کر فرمایا: آج بھی ملت ایران — جو نظام جمہوری اسلامی کی برکت سے فکری و معنوی اعتبار سے اور وسائل کے لحاظ سے اُس زمانے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مضبوط ہے — متکبر امریکہ اور اس کی غلط حساب تھمینوں پر مبنی پالیسیوں کو شکست دے گی، اور وہ مقتندر اسلامی نظام جو چند لاکھ معزز شہداء کے خون سے قائم ہوا ہے، تخریب کاری کرنے والے بے سوچے سمجھے تخریب کاروں کے سامنے برگز پسپائی اختیار نہیں کرے گا۔

ربہر انقلابِ اسلامی نے ملک میں پیش آنے والے بعض تخریبی واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا کام ہی تخریب ہے؛ جیسے کل رات تہران اور بعض دوسرے مقامات پر، چند تخریب کار آئے اور اپنے ہی ملک کی عمارتوں کو نقصان پہنچایا، صرف اس لیے کہ امریکی صدر خوش بو جائے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے مزید فرمایا: وہ بھی (بیان دے کر) اپنا دل خوش کر لیتا ہے، حالانکہ اگر اس میں ذرا سی صلاحیت ہو تو جا کر اپنے ہی ملک کو سنبھالے جو مختلف بھراؤوں میں گھرا ہوا ہے۔ بارہ روزہ جنگ میں اس کے باہم ایک بزار سے زیادہ ایرانیوں کے خون سے آلودہ ہوئے، اور اس نے خود اعتراف کیا کہ میں نے حملے کا حکم دیا اور اس جنگ کی قیادت کی؛ پھر یہی شخص کہتا ہے کہ میں ایرانی عوام کا حامی ہوں، اور کچھ بے توجہ اور بے فکر لوگ اس بات پر یقین بھی کر لیتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے لیے کوڑے دانوں کو آگ لگاتے ہیں اور اس طرح کے کام کرتے ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اسلامی جمہوریہ چند لاکھ معزز انسانوں کے خون کی برکت سے موجود میں آیا ہے اور تخریب کاروں کے سامنے برگز جھکنے والا نہیں، فرمایا: جمہوری اسلامی غیر ملکی آقاوں کی مزدوری کو برداشت نہیں کرتا، اور ملت ایران بر اس شخص کو — جو بھی ہو — جو غیر ملکیوں کا آله کار بنے، ناقابل قبول سمجھتی ہے۔

ربہر انقلاب نے امریکہ کے صدر کے بارے میں فرمایا: وہ شخص جو تکبر اور غرور کے ساتھ پوری دنیا کے بارے میں بات کرتا اور فیصلے صادر کرتا ہے، جان لے کہ عموماً دنیا کے مستبد اور متکبر — جیسے نمرود، فرعون، رضا خان اور محمد رضا پہلوی — اپنے اوج کے عالم میں سرنگوں ہوئے، اور وہ بھی سرنگوں ہو کر رہے گا۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اپنے خطاب کے آغاز میں، ۱۹ دی (7 جنوری) کو قم کی عوام کے قیام کو ایران کی درخشان اور پرافتخار تاریخ کی ضخیم کتاب کا ایک ناقابل فراموش ورق قرار دیا اور فرمایا: وہ اہم اور فیصلہ کن واقعہ، اسلامی تحریک کے ان گھرے اور انباشتہ مطالب کو — جو امام خمینی کے بیانات اور مفکرین کی کوششوں کے نتیجے میں تحریک اسلامی کے آغاز، یعنی ۱۵ خرداد ۱۳۴۲ سے عوام کے ذبن و دل میں جمع ہو چکے تھے — ایک سماجی تحریک میں بدل گیا، اور آسمانی بجلی کی مانند، ملت کے غصے اور نفرت کو آمریت نواز اور امریکی پہلوی حکومت کے خلاف بھڑکا دیا؛ یوں مسلسل قیاموں کی شکل اختیار کر کے، اس فاسد حکومت کو سقوط اور نابودی کی طرف دھکیل دیا۔

حضرت آیت اللہ خامنہ‌ای نے ظالم پہلوی حکومت کو عصر حاضر کی بدترین حکومت قرار دیتے ہوئے فرمایا: جب وہ فاسد اور کمزور حکومت نیست و نابود ہوئی تو، جیسا کہ امام خمینی نے وعدہ فرمایا تھا، ایک عوامی حکومت برسر اقتدار آئی، اور «امریکہ، صہیونیت اور عالمی سیاست کے دیگر اوپاش عناصر» سے وابستہ حکومت کی جگہ، عزیز ایران میں ایک آزاد اور خود اختار حکومت قائم ہوئی۔

ریبر انقلاب نے پہلوی حکومت اور امریکہ کی غلط پالیسیوں اور غلط تھمینے کو روان قم کے قیام جیسے کاری وار واقعے کے ظہور کا سبب قرار دیا اور فرمایا: عوام قم کے اس معزز اور انقلابی قیام سے دس دن قبل، امریکہ کے صدر نے تہران میں پہلوی دور کے ایران کو "جزیرہ استحکام" قرار دیا اور اس وابستہ حکومت کی تعریف و توصیف کی، جس سے یہ واضح ہوا کہ وہ ملت ایران کو پیچانتا ہی نہیں تھا۔

انہوں نے تاریخی حقائق اور واقعیات کی وضاحت کرتے ہوئے، ملت ایران اور نظام جمہوری اسلامی کے بارے میں امریکہ کی گھبڑی اور مسلسل غلط فہمیوں کی طرف اشارہ کیا اور زور دے کر فرمایا: یہی غلطیاں اُس وقت بھی امریکہ کو شکست سے دوچار کر گئیں، اور آج بھی اس کے حصے میں شکست کے سوا کچھ نہیں آئے گا۔

ریبر انقلاب نے "قیام قم اور پہلوی حکومت کے خاتمے میں ملت ایران کی کامیابی کے اسباب اور اسباب" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: اُس زمانے میں ملت ایران کے پاس توب و ٹینک جیسے سخت بتهیار نہیں تھے، مگر وہ اس نرم بتهیار سے لیس تھی جو ہر میدان میں فیصلہ کن ہوتا ہے۔

انہوں نے اسلام پر ایمان، دینی غیرت، ایمانی حمیت، احساس ذمہ داری و فرض شناسی اور ایران سے محبت کو پہلوی دست نشین حکومت کے مقابلے میں ملت ایران کے نرم وسائل قرار دیا اور فرمایا: ملت یہ دیکھ رہی تھی کہ اس کے ملک پر امریکی، ان کے کرائے کے ایجنٹ اور صہیونیت سے وابستہ عناصر حکمرانی کر رہے ہیں، اور یہی حقائق اسے غصے، غصب اور نفرت سے بھر دیتے تھے۔

ریبر انقلاب نے امریکہ کی دھونس کے مقابلے میں ملت کے استقامت کے نتائج بیان کرتے ہوئے تاکید کی: آج سریلند ملت ایران نرم اور روحانی طاقت کے لحاظ سے اُس دور کے مقابلے میں کہیں زیادہ مضبوط، منسجم اور آمادہ ہے، اور سخت طاقت کے اعتبار سے بھی اس کی حالت اُس زمانے سے قابل موازنہ نہیں۔

انہوں نے اُن افراد کو جو ملت ایران اور امریکہ کے درمیان ٹکراؤ اور مقابلے کی بات سے ناخوش ہوتے ہیں، غافل قرار دیا اور فرمایا: یہ لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ امریکہ اور اس کے وابستگان نے خود ملت ایران کے خلاف جدوچہد کا آغاز کیا اور اسے جاری رکھے ہوئے ہیں؛ کیونکہ جمہوری اسلامی نظام نے ملت کی پشت پناہی سے ایران کی عظیم دولتوں اور وسیع وسائل کو ان کے پنجے سے نکال لیا ہے، اور یہی بات امریکہ کو اس قدر ملت ایران سے ناراض اور بیزار کیے ہوئے ہے۔

ریبر انقلاب نے لاطینی امریکہ کے واقعات کو امریکہ کی جانب سے اقوام کے وسائل پر قبضہ جمانے کی کوششوں کی ایک مثال قرار دیتے ہوئے فرمایا: وہ ایک ملک کا محاصرہ کرتے ہیں اور بے شرمی سے کہتے ہیں کہ یہ سب ہم نے تیل کے لیے کیا ہے؛ بالکل اسی طرح جیسے انقلاب سے پہلے ایران کا تیل اور اس کے وسائل مستکبرین، صہیونیوں اور ان کے کارندوں کے قبضے میں تھے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ‌ای نے امریکیوں کی جانب سے جمہوری اسلامی کے ساتھ مسلسل دشمنی کو یاد دلاتے ہوئے

فرمایا: فضل الٰہی سے اسلامی نظام روز بروز زیادہ مضبوط ہوتا گیا ہے اور نظام کو ختم کرنے کے لیے ان کی سازشیں ناکام ہو چکی ہیں، یہاں تک کہ آج ان کی خواہش کے برخلاف، جمہوری اسلامی دنیا میں ایک طاقتور، سریلند اور باوقار نظام کے طور پر پیچانا جاتا ہے۔

انہوں نے دشمن کی ناکامی کی وجہ—باوجود اس کے کہ اس نے فوجی، سیکورٹی، اقتصادی، ثقافتی یلغار اور کرائے کے ایجنٹوں کی بہتری جیسے تمام ہتھکنڈے استعمال کیے۔ اسلامی جمہوری نظام کی حکمرانی کو قرار دیا اور فرمایا: اگر ایران پر کوئی لبرل جمہوری، بادشاہی یا اس اور اس پر منحصر حکومت مسلط ہوتی تو وہ ان دباؤ کا مقابلہ نہ کر پاتی؛ لیکن یہ اسلامی اور عوامی نظام ہے جس نے ایران کو علم و ٹیکنالوجی، بین الاقوامی سیاست اور بے شمار دیگر میدانوں میں بڑی پیش رفت سے ہمکnar کیا ہے۔

رببر انقلاب نے ایران کے "تنہیا" ہونے کے دعوے کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے فرمایا: یہ دعوے جو بیرونی عناصر کی طرف سے اٹھتے ہیں اور جن کی اندرون ملک بعض لوگ بھی پیروی کرتے ہیں، دراصل خود弗ریبی ہیں؛ کیونکہ آج کا ایران ایک خودمختار، جرئت کا حامل اور روشن مستقبل رکھنے والا ملک کے طور پر دنیا میں نمایاں ہے۔

انہوں نے ملک کی بہت سی سرگرمیوں اور پیش رفتون کا سرچشمہ نوجوانوں کو قرار دیتے ہوئے فرمایا: اگرچہ نوجوان اور عام لوگ سب ایک ہی سطح پر نہیں ہیں، تاہم مجموعی طور پر نوجوان طبقہ—دشمن کے جھوٹے پروپیگنڈے کے برخلاف—ایران کی اہم ترین امتیازی خصوصیات میں سے ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ‌ای نے دشمن کی اس کوشش کی نشاندہی کی کہ وہ ایرانی نوجوان کی تصویر ایک گمراہ، مغرب زدہ، دین سے برگشتہ، لاپروا، فاسد اور کمزور حوصلے والے عنصر کے طور پر پیش کرتا ہے، اور فرمایا: یہ تصویر سو فیصد غلط ہے۔ ایرانی نوجوان وہ ہے جو جنگ میں دلیرانہ سینہ سپر ہوتا ہے، سیاست میں بصیرت رکھتا ہے اور امریکہ کو پیچانتا ہے، دینی امور میں پابندی کا مظاہرہ کرتا ہے، اور ہر میدان میں ۲۲ یہمن کی ریلیوں، یوم قدس، اعتکاف، مذہبی جشنوں اور عزاداریوں، اور شہداء کی تشییع و تعظیم—میں نمایاں اور مؤثر موجودگی رکھتا ہے۔

انہوں نے ملک کی سائنسی تحقیقات اور ترقیات میں نوجوانوں کی مرکزی حیثیت—خلاء میں سیٹلائٹ بھیجنے سے لے کر ایڈمی صنعت، اسٹیم سیلز، نینو ٹیکنالوجی اور ادویات تک—کو اس بات کی ایک اور جھلک قرار دیا کہ ایرانی نوجوان ہر ضروری میدان میں پیش قدمی اور مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے آمادہ ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ‌ای نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے تاکید کی: عزیز نوجوانو! اپنے دین، سیاسی فکر، فعل موجودگی اور آمادگی، ملک کی ترقی کے لیے سنجیدگی اور اپنی وحدت کو محفوظ رکھیں؛ کیونکہ متعدد اور یکپارچہ ملت ہر دشمن پر غالب آتی ہے، اور ان شاء اللہ بہت جلد ملت ایران کے تمام دلوں میں کامیابی کا احساس اپنے عروج پر ہوگا۔